IMPACT FACTOR 5.473 (SJIF)
UPA NATIONAL E-JOURNAL
Interdisciplinary Peer-Reviewed Indexed Journal
ISSIN 2455-4375

ناگپور یونیورسٹی میں گریجویٹ سطح پر پریم چند کی تخلیقات

وسط ہند میں ناگپور ایک اہم شہر ہے۔ یہاں ۱۹۲۳ء میں یونیورسٹی کا قیام عمل میں آیا جس کا نام ناگپور یونیورسٹی رکھا گیا۔ آج اسے ہی راشٹر سنت تکڑو جی مہاراج ناگپور یونیورسٹی کہا جاتا ہے۔ ۱۹۲۳ء سے قبل یہاں کے کالجوں کا الحاق ملک کی دیگر یونیورسٹی سے تھا۔ فی الحال اس یونیورسٹی سے تقریباً ۴۰۰ کالجوں کا الحاق ہے۔ یہاں بی۔اے۔، بی۔کام اور بی۔ایس۔سی کے طالبِ علموں کے لئے اردو لازمی مضمون کی سہولت حاصل ہے۔ بی کام میں دو سالوں تک اور بی ایس سی میں ایک سال تک اردو لازمی مضمون کی حیثیت سے پڑھایا جاتا ہے۔ جبکہ بی کے بی۔اے۔ سال اردو لازمی اور اردو ادب دونوں شامل ہیں۔ ناگپور میں وسنت راؤ نائیک گورنمنٹ انسٹی ٹیوٹ آف آرٹس اینڈ سوشل سائنس، ایل۔اے ڈی کالج، یشودا گرلز کالج، انجمن گرلز کالج، اُم سِلمہ گرلز کالج میں اردو پڑھائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ کامٹی کا سیٹھ کیسری مل پوروال کالج بھی اس سلسلے میں نہایت اہم ہے۔ یہاں ابتدا ہی سے یعنی ۱۹۶۵ء سے اردو شامل نصاب ہے۔ یونیورسٹی میں کچھ برس قبل شعبۂ اردو قائم ہونے سے وہاں بھی ایم اے کی سہولت حاصل ہوگئی۔ اس سے قبل صرف گورنمنٹ کالج میں ایم اے کی کلاسسز ہوا کرتی تھی۔

پریم چند کو بلاشبہ اردو ایک اہم ستون تسلیم کیا جاتا ہے۔ ان کی تخلیقات کو ابتدائی تعلیم سے ہی نصاب میں شامل کیا جاتا ہے۔ گریجویٹ سطح پر پریم چند کے کئی شاہکار نصاب میں شامل ہیں۔ بی اے سال اول میں ان کی مشہور تخلیق 'قزاقی' شامل ہے۔ ایک معمولی چپراسی کی کہانی قزاقی بچوں کی تفسیات کے بے حد قریب ہے۔ چھوٹے بچوں کو وہ لوگ پیارے ہوتے ہیں جو انہیں لاڈ پیار کریں یا تفریح کے لیے لے جائیں، ان کے ساتھ کھیلیں، انھیں کھلونے اور کھانے کی چیزیں لا کر دیں۔ اسی کہانی میں قزاقی بھی مصنف کے ساتھ یہی سلوک کرتا ہے۔ دونوں کے درمیان محبت کا ایک اٹوٹ رشتہ قائم ہو جاتا ہے۔ دونوں کو ایک دوسرے کی جدائی برداشت نہیں ہوتی۔ مصنف وقت مقررہ پر قزاقی کا انتظار کرتا رہتا ہے۔ اگر اسے آنے میں دیر ہو جائے تو اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔ یہ روٹھنا منانا چلتا رہتا ہے۔ قزاقی ایک دن مصنف کے لئے ہرن کا بچہ لے کر آتا ہے۔ ہرن کے بچے کو پکڑنے میں دیر ہو جاتی ہے اور قزاقی کو ملازمت سے برخاست کر دیا جاتا ہے۔ برخاست کرنے والا افسر مصنف کے والد ہیں۔ مصنف قزاقی کی یاد میں بے چین ہو جاتا ہے آخر کار مصنف کے والد کو مجبور ہو کر قزاقی کو دوبارہ بحال کرنا پڑتا ہے۔ یہ مکمل کہانی نہایت دلچسپ ہے۔ اس میں انسان دوستی کا بڑا ثبوت ہے۔

ان کی ایک اور عمدہ تخلیق 'جہاد' بھی سال اول کے اردو ادب نصاب میں شامل ہے۔ یہ ایک غیر معمولی قسم کی کہانی ہے۔ اس میں تبدیلی مذہب بھی ہے اور سچے عشق کی ایک عمدہ مثال بھی۔ یہ کہانی دھرم داس، خزان چند اور شیاما کا مثلث ہے۔ دھرم داس اور شیاما کے درمیان الفت ہے۔ خزان چند کے پاس پیسہ ہے وہ دولتمند ہے۔ برخلاف اس کے دھرم داس غریب ہے لیکن مردانہ حسن کا مالک ہے یہی وجہ ہے کہ شیاما امیر خزان چند کو نظر انداز کرتی ہے اور دھرم داس پر فدا ہے جو اس کے معیار پر پورا اترتا ہے۔ یہ محبت اس وقت نفرت میں بدل جاتی ہے جب دھرم داس موت کے خوف سے اپنا دھرم بدلنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ اسی وقت خزان چند موت کو سامنے دیکھ کر بھی دھرم بدلنے کے بدلے جان دینا گوارا کرتا ہے۔ اس کی شہادت شیاما کے دل کی حالت بدل دیتی ہے اور وہ خزان چند کی موت کے وقت اسے اپنی گود میں لے لیتی ہے۔ خزان چند کے خون سے اس کے کپڑے تر ہو جاتے ہیں۔ دھرم داس اسے ساتھ چلنے کہتا ہے۔ لیکن اب شیاما کے دل میں دھرم داس کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے وہ خزان چند کی پوتر آتما کے سہارے زندگی گزارنے کا تہیہ کر لیتی ہے۔ پھر دھرم داس کی موت تک بھی اسے معاف نہیں کرتی آخر کار دھرم داس کی موت نہایت بیکسی کے عالم میں ہوتی ہے۔

افسانہ 'امتحان' بی ایس سی سال اول کے نصاب میں شامل ہے۔ نادر شاہ کو ایک ظالم بادشاہ کے طور پر یاد کیا جاتا ہے۔ اس نے اور اس کی فوج نے دلی میں قتل عام برپا کر رکھا تھا۔ اس کی خون کی پیاس بجھنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔ وہ محل میں داخل ہو کر ساز و سامان کو حیرت سے دیکھ رہا تھا۔ اس کے کارندوں نے تیموری خاندان کی شہزادیوں اور بیگمات تک نادر شاہ کا حکم پہنچایا کہ نادر شاہ ان کا رقص دیکھنا چاہتا ہے۔ لہٰذا وہ سب آراستہ و پیراستہ ہو کر

IMPACT FACTOR 5.473 (SJIF)

UPA NATIONAL E-JOURNAL

Interdisciplinary Peer-Reviewed Indexed Journal

ISSIN 2455-4375

نادرشاہ کے سامنے پیش ہوں۔ یہ حکم کسی قیامت سے کم نہ تھا۔لیکن تمام بیگمات اس کے سامنے آ کر کھڑی ہوگئیں۔ نادرشاہ نیند کا بہانہ کر کے لیٹ جاتا ہے اسے امید رہتی ہے کہ شاید کوئی شہزادی اسکے حکم کو ماننے سے انکار کر دے اور اس کے قتل پر آمادہ ہوجائے۔ جب ایسا کچھ نہیں ہوتا ہے تب وہ آنکھیں کھول کر شاہی خاندان کی خواتین سے کہتا ہے کہ میں نیند کا بہانہ کر کے لیٹ گیا یا تھا یہ سوچ کر کہ کوئی مجھے مارنے کی کوشش کرے لیکن افسوس کہ تم سب میں غیرت ختم ہوگئی ہے اب تمھاری سلطنت کو ختم ہونے سے کوئی نہیں بچا سکتا۔ جس قوم سے غیرت رخصت ہوجاتی ہے اس قوم کا زوال لازمی ہے۔

ان تمام انسانوں کے موضوع الگ الگ ہیں۔ اختتام بھی منفرد ہے۔ پڑھنے والے کے ذہن پر جہاں قزاقی پڑھ کر بچپن کی یادوں کا احساس تازہ ہوتا ہے وہاں جہاد پڑھ کر پوری فضا بدل جاتی ہے۔ محبت صرف جسم، مال سے لگاؤ کا نام نہیں بلکہ روح سے سچی ہوتی ہے یہ واضح ہوتا ہے۔ شیاما خزان چند کے مرتے وقت اسے محبت کا احساس کراتی ہے اور خزان چند بھی اس لازوال محبت کو محسوس کر کے مطمئن ہو کر شہید ہوتا ہے۔

امتحان ایک سبق آموز کہانی ہے جو قوموں کے عروج و زوال کی داستاں بیان کرتی ہے۔ ان تین انسانوں کے علاوہ ایک مکمل ناول 'غبن' بھی نصاب میں شامل ہے۔ یہ ناول بی اے، بی کام سال دوم کے اردو لازمی نصاب میں پڑھایا جاتا ہے۔ یہ پریم چند کے بہترین نادلوں میں سے ہے۔ کہانی میں تھوڑے تھوڑے وقفے سے تجسس ہے۔ ناول کی ہیروئن جالپا اس کا سب سے اہم کردار ہے۔ اس کا شوہر رماناتھ حالات میں پھنس پر گناہ کر بیٹھتا ہے جالپا اسے ہمت اور حوصلہ دیتی ہے۔ ناول کا ایک اہم حصہ وہ بھی ہے جہاں رماناتھ کو پولیس والے زبردستی جھوٹی گواہی دینے پر آمادہ کر لیتے ہیں۔ لیکن جالپا رماناتھ کو ایمانداری اور وطن پرستی کی اہمیت پر کافی کچھ بولتی ہے۔ جالپا کی نظر میں انگریزی پولیس سے لڑائی کرنا وطن پرستی ہے وہ چاہتی ہے کہ اس کا شوہر مجاہدین آزادی کے خلاف گواہی دینے سے پلٹ جائے۔ وہ اسے آزادی کی اہمیت بتاتی ہے وہ اپنے شوہر سے صاف صاف کہہ دیتی ہے کہ اگر اس نے گواہی دی تو وہ اسے وطن سے غداری سمجھے گی۔ کہانی کی ابتدا میں ایسا لگتا ہے جیسے جالپا بھی بہت ساری عورتوں کی طرح زیوروں کی شوقین ہے اور اسے بھی دکھاوا کرنے کی عادت ہے۔ لیکن جب وہ زندگی میں تجربات حاصل کرتی ہے تب اسے لگتا ہے کہ زیور سے زیادہ ضروری اطمینان کی زندگی ہے اور سب سے بڑھ کر سچائی اور نیکی کا راستہ ہے۔ یہ خیال اس کی زندگی کا رخ موڑ دیتا ہے۔ اب وہ ساری پریشانیوں کو جھیلنے کے لئے تیار ہوجاتی ہے۔ اس ناول میں سمجھنے کے لئے بہت کچھ ہے۔

گریجویٹ سطح پر پریم چند کی ان تخلیقات کو پڑھانے کا مقصد یہ ہے کہ نئی نسل اس عظیم فنکار سے اچھی طرح واقف ہوجائے۔ پریم چند نے اردو ادب کو جو کچھ دیا ہے وہ لازوال ہے۔ ان تمام تخلیقات کو پڑھ کر طلبا و طالبات میں پریم چند کی دیگر تخلیقات کو پڑھنے کا شوق بیدار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ انھیں پریم چند کے حالات زندگی سے بھی دلچسپی ہوجاتی ہے۔

محمد اسرار

اسسٹنٹ پروفیسر

شعبہ اردو

سیٹھ کیسری مل پوروال کالج آف آرٹس، سائنس

اینڈ کامرس، کامٹی، ضلع ناگپور

فون نمبر: 9822724276

Email : asrarmohammad1977@gmail.com

Mohammad Asrar

Assistant Professor

Urdu Department

S.K. Prowal College of Art, Science & Commerce,

Kamptee, Dist. Nagpur

Mob.9822724276

Email : asrarmohammad1977@gmail.com